نمبر ۱۱۵ | مورخہ ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۵۳ھ یوم شنبہ | مطابق ۱۶ مارچ ۱۹۳۵ء | جلد ۲۲

## مدینۃ المسیح

۱۴ مارچ کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بعارضہ بخار بیمار ہیں احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو خدا تعالےٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ لاہور سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

۱۳۔ مارچ میاں سلطان محمود صاحب نے اپنے ولیمہ کی دعوت دی۔ جس میں حضرت امیر المومنین نے بھی شمولیت فرمائی۔

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### سُودی لین دین کسی حالت میں جائز نہیں

(فرمودہ ۱۶ر مارچ ۱۹۰۳ء)

"ایمان ایک بڑی بابرکت چیز ہے۔ مومن کو اللہ تعالےٰ ایسی مشکلات میں نہیں ڈالتا۔ مومن اپنے رب کی نسبت یقین رکھتا ہے۔ کہ وُہ ہر شئے پر قادر ہے۔ اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے الم تعلم ان اللہ علی کل شیئ قدیر۔ مومن کو یہ ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی ہے۔ تو وُہ خود کفیل ہو جاتا ہے۔ سُود تو کوئی چیز نہیں۔ اگر اللہ تعالےٰ مومن کو کہتا۔ کہ تُو زمین کا پانی نہ پیا کر۔ تو میں ایمان رکھتا ہوں۔ کہ اس کو آسمان سے پانی ملتا۔ جس قدر ضعف اور لاچاری ہوتی ہے۔ اسی قدر ایمان کی کمزوری ہوتی ہے۔ کوئی گناہ چھوٹ نہیں سکتا۔ جب تک اللہ تعالےٰ توفیق اور قوت نہ دے۔ جب وُہ قوت عطا کرتا ہے۔ تو پھر سہولت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اگر عذر نکال نکال کر گناہ کئے جائیں۔ جیسے مثلاً کہتے ہیں۔ کہ سُودی روپیہ لئے بغیر گزارہ نہیں۔ تو پھر عذروں کے ساتھ خدا تعالےٰ کی کتاب کے کسی حکم پر عمل نہ ہو۔ سب راستبازوں کا تجربہ یہی ہے۔ کہ جب تک خدا تعالےٰ رحمت کا دروازہ نہ کھولے۔ کچھ بھی نہیں بنتا۔ افسوس یہ ہے کہ جیسا بھروسہ انسان مخلوق کے دروازوں پر رکھتا ہے اگر اپنے خالق کے دروازہ پر رکھے تو کبھی محتاج نہ ہو۔ مگر یہ لوگ اللہ تعالےٰ کی قدر نہیں کرتے۔" (الحکم ۲۴۔ مارچ ۱۹۰۳ء)

# امانت فنڈ متعلق تحریک جدید

جس اخلاص اور جوش سے مخلصین جماعت اس فنڈ میں روپیہ جمع کرا رہے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد کہ کم سے کم دس ہزار روپیہ ماہوار اس فنڈ میں جمع ہوا کرے۔ یقیناً مارچ میں ہی پورا ہو جائے گا۔ اور آئندہ نہ صرف دس ہزار بلکہ اس سے بھی زیادہ رقم جمع ہونے کی توقع ہے۔ ذیل میں بعض احباب کی وہ رقوم درج کی جاتی ہیں۔ جو انہوں نے ماہوار دینی شروع کر دی ہیں۔ اور جو ۲۵ یا اس سے زائد ہیں۔ تاکہ دوسرے احباب بھی ان کی تقلید کر کے اخلاص کا نمونہ دکھلائیں۔

۱۔ چودہری ظفر اللہ خانصاحب ۷۰۰/- روپے ماہوار۔ اندازاً
۲۔ چودہری نعمت خانصاحب سشن جج گوجرانوالہ ۹۴/- روپے
۳۔ چودہری بشیر احمد صاحب انبالہ ۵۷/-
۴۔ محمد افضل خانصاحب رنگون ۲۵/-
۵۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب سول سرجن گوجرانوالہ ۶۳/- ماہوار
۶۔ ڈاکٹر گوہر دین صاحب برہما ۵۴/- ”
۷۔ محمد اعظم فیض الدین شاپ حیدر آباد دکن ۴۰/- ”
۸۔ ڈاکٹر محمد سعید صاحب جے پور ۵۰/- ”
۹۔ ڈاکٹر غلام احمد صاحب لنڈی کوتل ۵۰/- ”
۱۰۔ رستم خانصاحب عبادان ۳۷/- ”
۱۱۔ چودھری محمد الدین صاحب ڈیرہ اسماعیل خان ۲۵/-
۱۲۔ معراج الدین صاحب بغداد ۳۰/- ”
۱۳۔ صوبیدار ظفر حسن صاحب فیروزپور ۲۴/-
۱۴۔ صوبیدار نظام الدین صاحب توچی ۱۲ نمبر ۳۰/-
۱۵۔ محمد یوسف صاحب مہنگاؤں ۔۔۔ ۳۰/- روپے
۱۶۔ ڈاکٹر غلام قادر صاحب ساگو برہما ۲۵/- ”
۱۷۔ ڈاکٹر محمد لطیف صاحب جے پور ۲۵/- ”

بعض احباب نے یکمشت ایک سال کا روپیہ جمع کرا دیا ہے۔ مستورات نے بھی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا شروع کیا ہے۔ چنانچہ اہلیہ صاحبہ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد نے ۷۰/- روپیہ ماہوار جمع کرانا شروع کئے ہیں اہلیہ صاحبہ میاں محمد صدیق صاحب کلکتہ نے اپنا زیور بیچ کر ۳۰۰/- روپیہ۔ اہلیہ صاحبہ چودہری ظہور احمد صاحب قادیان نے ۲۵۰/- روپیہ۔ اور اہلیہ صاحبہ مرزا گل محمد صاحب قادیان نے ۶۰۰/- روپیہ جمع کرایا۔ اس جگہ یہ ذکر کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض احباب نے ابھی تک توجہ نہیں کی بعض بڑی بڑی جماعتوں کے کئی احباب ایسے ہیں جن کی طرف سے کوئی رقم نہیں پہونچی۔ امید ہے۔ کہ احباب جلد سے جلد توجہ فرمائیں گے۔ خواہ یکمشت ایک سال کا روپیہ جمع کرا دیں۔ خواہ تین سال کا۔ تین سال کے بعد ان کا روپیہ ان کو یا تو نقدی کی صورت میں یا جائیداد کی صورت میں واپس مل جائے گا۔

احباب کے لئے اپنی نقدی بچانے کا یہ بہترین طریق ہے اور یہ تجویز کمیٹیوں میں روپیہ جمع کرانے اور پانچ پانچ دس دس سال تک انتظار کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ کیونکہ ایک تو روپیہ کی بچت دوسرا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حکم کی تعمیل۔ ہم خرما و ہم ثواب ؂ سکرٹری امانت فنڈ متعلق تحریک جدید قادیان

# شکریہ احباب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک کے مطابق جناب بابو غلام رسول صاحب آف لاہور۔ منشی سکندر علی صاحب قادیان۔ میاں کریم بخش صاحب قادیان اور غلام حسین صاحب چابلوی منٹگمری نے اپنی خدمات احمدیت کی تبلیغ کے لئے پیش کیں۔ خدا کے فضل سے انہوں نے بڑی کامیابی سے اپنا وقف کردہ عرصہ گزارا۔ اور اخلاص سے کام کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ان تمام اصحاب کا شکریہ ادا فرماتے ہیں ؂

(انچارج تحریک جدید)

# اعلان تعطیل

ہفتہ کے دن بتقریب عید اضحےٰ ڈاک خانہ بند رہے گا۔ اور اتوار کو ڈاک خانہ میں معمولی تعطیل ہوگی۔ اس لئے ۱۷-۱۸- کو اخبار شائع نہ ہوگا۔ اگلا اخبار ۱۹ مارچ کا نکلے گا جس میں حسب ضرورت صفحے بڑھا دیئے جائیں گے۔

# خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

## ۱۳ مارچ ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؂

| | بذریعہ خطوط بیعت | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | شریف احمد صاحب | پٹیالہ اسٹیٹ | ۶ | اکبر علی صاحب | ضلع سیالکوٹ |
| ۲ | خیر النساء صاحبہ | ضلع گورداسپور | ۷ | رحمت بی بی صاحبہ | ” ” |
| ۳ | علم الدین صاحب | ضلع سیالکوٹ | ۸ | آمنہ بی بی صاحبہ | ” ” |
| ۴ | غلام بی بی صاحبہ | ” ” | ۹ | سردار بی بی صاحبہ | ” ” |
| ۵ | یعقوب صاحب | ” ” | ۱۰ | کھیڑا صاحب | ” ” |
| | | | ۱۱ | نواب دین صاحب | ” ” |

# یاد داشت عید

مختلف کھانوں کی فرمائش کریگی تم سے عید
لیک فرمانِ خلیفہ مانع ھَلْ مِنْ مَّزِیْد
دین کو دُنیا پہ رکھنا ہے مقدم گر تمہیں
چھوڑ دو گفت و شنید اور مت کرو قطع و برید

(رحمٰن رہتاسی)

# اردو شارٹ ہینڈ رائٹر کی ضرورت

مجلس مشاورت کے موقعہ پر جو کہ مورخہ ۱۹-۲۰-۲۱ اپریل ۱۹۳۵ء کو انشاء اللہ منعقد ہوگی۔ ایک اردو شارٹ ہینڈ رائٹر کی خدمات کی ضرورت ہے۔

خواہش مند اصحاب جلد سے جلد اس کے متعلق درخواستیں ۳۰ مارچ تک میرے پاس بھجوا دیں۔ درخواستوں میں اپنے کام کی واقفیت کی تشریح۔ اور مطلوبہ اجرت کی توضیح ہونی ضروری ہے ؂ (پرائیویٹ سیکرٹری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۱۱۵ قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۵۳ھ جلد ۲۲



# احمدی و غیر احمدی خواتین میں ناچاقی پیدا کرنیکی مذموم کوشش

کانگرس والوں نے حکومت کے خلاف تحریکات میں خواتین کو شریک کرنے میں جو غلطی کی۔ اور اس کی جو افسوسناک نتائج رونما ہوئیں۔ ان سے اکثر لوگ واقف ہیں۔ اور ان کی گونج اب بھی کسی نہ کسی وقت سُننے میں آجاتی ہے۔ احراریوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف جو جنگ شروع کر رکھی ہے۔ اس کا ایک نہایت ہی رنج دہ پہلو یہ بھی ہے۔ کہ وُہ عورتوں میں بھی جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال پیدا کرنے۔ اور انہیں احمدی خواتین کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ احراری اخبار اس قسم کی سعی کئی بار کر چکے ہیں۔ اور حال ہی میں "زمیندار" نے شالامار باغ کے ایک زنانہ جلسہ کا ذکر اس لئے فخریہ پیرایہ میں کیا ہے۔ کہ اس میں ایک خاتون حاجیہ امتیاز بیگم صاحبہ نے احمدیت کے خلاف تقریریں کیں۔ اور احمدی خواتین کو بُرا بھلا کہا؛

خواتین کو بھی یہ حق حاصل ہے۔ کہ مذہبی مسائل پر اظہار خیالات کریں۔ اور جس بات کو غلط سمجھیں۔ اسے ترک کرنے اور جسے صحیح سمجھیں۔ اسے قبول کرنے کی دعوت دوسری عورتوں کو دیں۔ لیکن ان کے لئے یہ قطعاً موزون نہیں۔ کہ بے جا طعن وتشنیع کر کے کسی کی دل آزاری کریں۔ کسی کے مذہبی جذبات کو مجروح کریں۔ اور اپنی صنف میں نفرت وحقارت کے جذبات پیدا کر کے تو تو۔ میں میں تک نوبت پہونچانے میں مصروف ہوں۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ احراری عورتوں سے یہی کام لینا چاہتے ہیں۔ اور ان کی کوشش یہ ہے۔ کہ جس طرح وُہ خود جماعت احمدیہ کے خلاف تہذیب وشرافت کو بالائے طاق رکھ کر فتنہ وفساد پھیلانے اور مسلمانوں کو آپس میں اُلجھانے میں مصروف ہیں۔ اسی طرح کچھ ایسی عورتیں بھی کھڑی ہو جائیں۔ جو عورتوں کے طبقہ میں منافرت پیدا کرنی شروع کر دیں۔ اور احرار یوں کیلئے آلۂ کار برآری ثابت ہوں؛

اس بارے میں جو ایک ہی خاتون پیش پیش دکھائی دیتی ہیں اور جو کئی بار احمدی خواتین کے متعلق نہایت دل آزار اور افسوسناک تحریریں شائع کرا چکی ہیں۔ وُہ وہی ہیں جن کا ذکر اُوپر آچکا ہے اور جن کا نام نامی حاجیہ امتیاز بیگم صاحبہ ہے۔ ہم ان کا پورا احترام کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ احمدی خواتین کے خلاف ان کی سرگرمیاں روز بروز ترقی پذیر ہیں۔ اور ان کی کوشش یہ ہے کہ احمدی اور غیر احمدی خواتین میں محبت اور اخلاص کے جو تعلقات قائم ہیں۔ انہیں منقطع کر دیں۔ اور انہیں آپس میں مل بیٹھنے اور مذہبی تقریبوں میں جمع ہونے سے روکدیں اس لئے صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں۔ کہ چونکہ ان کی اپنی خانگی زندگی افسوسناک الجھنوں سے پُر ہے۔ اس لئے شریف خواتین کو چاہیئے۔ کہ انہیں معذور سمجھکر ان کی تفرقہ انگیزیوں کا قطعاً اثر قبول نہ کریں۔ اور ان کے کہنے سننے سے اپنے اعلےٰ اخلاق اور اپنی خاندانی شرافت کو بٹہ نہ لگائیں۔

اس کے لئے بھی ہم ازراہِ شرافت اس قدر احتیاط سے کام لے رہے ہیں۔ کہ نہ تو اپنی طرف سے کچھ کہنا چاہتے ہیں اور نہ کوئی ایسی بات پیش کرتے ہیں۔ جس سے ان حاجیہ صاحبہ کو اتفاق نہ ہو۔ بلکہ ان کی مصدقہ اور خود شائع کردہ شہادت پیش کی جاتی ہے؛

گزشتہ ماہ دسمبر میں خواتین لاہور کی "انجمن تحفظ حقوق مسلمات ہند" کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی رودداد حاجیہ صاحبہ نے بحیثیت سکرٹری اپنے نام سے اخبار "زمیندار" (۷۔ جنوری) میں شائع کرائی۔ اس جلسہ کی ایک قرارداد کا ذکر کرتے ہُوئے موصوفہ نے لکھا:۔

"محترمہ گیتی آرا بیگم صاحبہ زینب نے حقوق نسواں پر تقریر فرماتے ہُوئے محترمہ سکرٹری انجمن تحفظ حقوق مسلمات ہند (اس سے مراد حاجیہ صاحبہ کی اپنی ذات ہے) نے انجمن کی طرف سے ان کے شوہر ........ کی ناجائز حرکات و بدسلوکی پر اظہار رنج و افسوس فرمایا۔ اور مندرجہ ذیل قرارداد پیش کی۔

"انجمن تحفظ حقوق مسلمات ہند کا یہ عام جلسہ بہن صاحبہ سیدہ امتیاز فاطمہ بیگم صاحبہ سے ان کی اس مظلومانہ حالت پر جو ان کے شوہر کے ناجائز رویہ سے پیش آئی ہے۔ اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ اور آخر الذکر شوہر...... کے سابقہ وحشیانہ مظالم۔ اور اپنی پہلی اہلیہ کو کس مپرسانہ حالت میں چھوڑ کر دوسری جگہ شادی کرنے پر غصہ اور نفرت کا اظہار کرتا ہوا ان کی اس ناجائز۔ اور انسانیت سوز حرکت پر نفرین۔ اور ملامت کی تجویز پاس کرتا ہے"

یہ قرارداد پاس ہونے پر حاجیہ صاحبہ نے سب کا شکریہ ادا کیا۔ اور اس کا ذکر خود ہی ان الفاظ میں کیا:۔

"اس کے بعد سکرٹری انجمن تحفظ حقوق مسلمات ہند نے محترمہ صدر صاحبہ جلسہ مسز خالد لطیف گابا۔ اور تمام شرکائے جلسہ کا شکریہ ادا کیا"

ہم نہیں جانتے۔ کہ مندرجہ بالا قرارداد میں حاجیہ صاحبہ کے شوہر صاحب کے خلاف جو کچھ کہا گیا ہے۔ اس میں کہاں تک صداقت ہے۔ لیکن یہ قرارداد چونکہ حاجیہ صاحبہ کی مصدقہ ہے۔ اور اس کے پاس ہونے کے بعد انہوں نے صدر اور تمام شرکائے جلسہ کا پُرتپاک شکریہ ادا کیا۔ اس لئے وُہ خود اسے بالکل درست قرار دے چکی ہیں؛

کیا ایسی حالت میں ضروری نہیں ہے۔ کہ وُہ آئے دن جلسے کر کے احمدی و غیر احمدی خواتین میں تفرقہ اندازی کی بجائے اپنے گھر کے جھگڑے نپٹانے کی کوشش کریں۔ تا ان کے متعلق یہ کہنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ کہ تو درونِ در چہ کردی کہ برونِ خانہ آئی؛

ہم حاجیہ صاحبہ سے ان کے پُورے احترام کو پیش نظر رکھتے ہُوئے درخواست کرتے ہیں۔ کہ مسلمان خواتین کو دین کی خدمت کے لئے چونکہ پہلے ہی بہت کم مواقع میسر آتے ہیں۔ اور وُہ بڑی مشکل سے کوئی جلسہ منعقد کر کے اس میں جمع ہو سکتی ہیں۔ اس لئے ان کے حال پر رحم کر کے ان کے جلسوں کو تو تو میں میں کی آماجگاہ بنانے۔ اور آپس میں اُلجھانے سے احتراز کریں۔ لڑائی جھگڑے مردوں میں ہی کیا کم ہیں۔ کہ عورتوں کو بھی ان میں اُلجھا دیا جائے۔ خواتین کا تو یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وُہ مردوں کو بھی نامناسب۔ اور ناموزون طریق عمل اختیار کرنے سے روکیں۔ اور اپنے مذہبی اختلافات کو تہذیب وشرافت سے دُور کرنے کی تلقین کریں نہ یہ کہ خود بھی اسی رو میں بہہ پڑیں۔ جس میں بہانے کا بیڑا احرار نے موصوفہ نے اٹھایا ہے؛

حیرت ہے حاجیہ صاحبہ کو آج تک اتنی توفیق تو نصیب نہیں ہوئی کہ وُہ مسلمان عورتیں جو بے جا آزادی کی وجہ سے یا اپنی خانگی مشکلات کے باعث اسلام سے مرتد ہو کر عیسائی یا آریہ ہو رہی یا ہو چکی ہیں۔ ان کی اصلاح کی فکر کریں۔ لیکن اس بات کے لئے بڑی بے تاب نظر آتی ہیں کہ کوئی خاتون احمدی ہو کر اسلام کی خوبیوں پر علےٰ وجہ البصیرت ایمان نہ لائے اور غیر مسلم عورتوں کو دعوت اسلام دینے کی اہمیت نہ پیدا کرے۔ کیا یہی اسلام کی حمایت ہے۔ جو حاجیہ صاحبہ کر رہی ہیں

# احراری تمام مسلمانوں سے ان کا تمام روپیہ طلب کر رہے ہیں

## احراریوں کو کچھ دینے سے قبل ان کے دعووں کی تحقیقات کی ضرورت

مختلف مقامات سے جہاں یہ اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ کہ احراری آجکل اپنا سارا زور روپیہ جمع کرنے میں صرف کر رہے ہیں۔ اس میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے اگرچہ وہ بڑی بڑی ڈینگیں مارتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں۔ تمام احمدیوں کے عقائد متزلزل ہو چکے ہیں۔ کبھی یہ اعلان کرتے ہیں۔ کہ جب سے احراریوں نے مخالفت شروع کی ہے۔ کوئی ایک بھی مسلمان احمدی نہیں ہوا۔ کبھی کہتے ہیں۔ احمدیت اب صرف چند روز کی بات ہے۔ اس کے پاؤں اکھڑ چکے ہیں۔ صرف ایک دھکہ کی ضرورت ہے۔ لیکن جب تان یہاں آکر ٹوٹتی ہے کہ احمدیت کو شکست اسی وقت ہوگی۔ جبکہ ہمیں روپیہ دو پیسہ دو حتی کہ ایک ایک پائی نکال کر ہمارے حوالے کر دو۔ تو لوگ سمجھ جاتے ہیں۔ کہ ان کے تمام ادعا محض زر طلبی کے لئے ہیں۔ پھر سوائے کسی سادہ لوح یا خوش عقیدہ کوئی ان کے پھندے میں نہیں پھنستا اور احراری ہاتھ ملتے رہ جاتے ہیں۔

پچھلے دنوں صدر احرار نے دہلی کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے یہی رونا رویا تھا۔ چنانچہ کہا "ہماری بدقسمتی ہے کہ مسلمان قوم ٹھیک وقت اور ٹھیک جگہ روپیہ صرف کرنے کی عادی نہیں ہے۔ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر وہ تمام مسلمان جو مرزائی فتنہ کے خلاف سچا جذبہ رکھتے ہیں۔ تمام روپیہ اور تمام تر توجہ شعبہ تبلیغ مجلس احرار کی طرف صرف کریں۔ تو یہ فتنہ ہمیشہ کے لئے فنا ہی ہو جائے۔"

چونکہ ممکن نہیں۔ کہ احراریوں کے گزشتہ کارناموں سے آگاہی رکھنے والے اور قومی روپیہ کے متعلق ان کے بیدردانہ رویہ کو جاننے والے اب ان کا اعتبار کر سکیں۔ اس لئے وہی لوگ ان کے چکمے میں آسکتے ہیں جن کی آنکھوں پر احمدیت سے بغض و عداوت کی پٹی بندھی ہے۔ لیکن جب ان پر بھی واضح ہو جائیگا۔ کہ احراری جماعت احمدیہ کو کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتے۔ بلکہ اس کی ترقی کا موجب بن رہے ہیں۔ تو وہ احراریوں کا جائزہ لینے کی ضرورت محسوس کرینگے۔ مگر یاد رکھیں۔ اس وقت احراری یہ کہکر اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دے لینگے کہ ہم نے تو یہ مطالبہ کیا تھا۔ کہ تمام مسلمان اپنا تمام روپیہ اور تمام تر توجہ ہماری مجلس احرار کی طرف صرف کر دیں۔ تب کامیابی ہوگی۔ چونکہ ہمارا مطالبہ پورا نہیں کیا گیا یعنی تمام دنیا کے مسلمانوں نے اپنا تمام روپیہ ہمارے حوالے نہیں کیا۔ اس لئے کسی کو کوئی حق نہیں ہے۔ کہ ہمارا جائزہ لے

پس وہ لوگ جو سادہ لوحی سے احراریوں کے جھوٹے دعووں کے دھوکہ میں آکر ان کی مالی امداد کر رہے ہیں۔ انہیں چاہئے۔ کہ یا تو اس وقت تک ایک پیسہ نہ دیں جب تک احراری تمام دنیا کے مسلمانوں کو اپنا تمام روپیہ مجلس احرار کے سپرد کر دینے کے لئے تیار نہ کر لیں۔ یا پھر کچھ دینے سے قبل خوب اچھی طرح اس بات کی تحقیقات کر لیں۔ کہ احراری اپنی کامیابی کے جو دعوے کرتے ہیں۔ ان میں کہاں تک صداقت پائی جاتی ہے۔ اگر زیادہ نہیں۔ تو صدر احرار کے اس دعویٰ کی صداقت ہی معلوم کر لیں۔ کہ جب سے احراری قادیان میں آئے ہیں "وہاں کسی مسلمان نے مرزا محمود کی بیعت نہیں کی۔" اس کے مقابلہ میں ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اس عرصہ میں سینکڑوں لوگ احمدی ہو چکے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر روز ہوتے جا رہے ہیں۔ جیسا کہ ان فہرستوں سے ظاہر ہے۔ جو روزانہ الفضل میں شائع ہوتی ہیں۔

# مدیر "احسان" کی مذہبی و اخلاقی حالت

کئی دن ہوئے اخبار "زمیندار" "انقلاب" اور "سیاست" میں "احسان" کے ایک سابق کارکن کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا تھا۔ جس کے متعلق ہم "احسان" کے جواب کے منتظر تھے۔ لیکن تاحال اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دال میں کالا ضرور ہے۔

اعلان یہ ہے کہ نواب علی فاروقی لکھتے ہیں: "احسان مورخہ ۲۰ مارچ کے جمع و تفریق انعامی مقابلہ کے جیتنے والوں کی فہرست میں میرا نام بھی دیا گیا ہے۔ میں نے نہ حل بھیجا ہے۔ اور نہ فیس داخلہ۔ اس سے عوام اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ اور نام بھی صحیح ہیں یا غلط۔ مجھے احسان سے قطع تعلق کئے ایک مہینہ ہو چکا ہے۔ اور مجھے افسوس ہے۔ کہ میرا نام خواہ مخواہ فرضی انعام پانیوالوں میں شائع کر دیا گیا ہے۔"

دراصل ایسا انعام ایک قسم کی جوا بازی ہے۔ لیکن "احسان" کے مدیر سردبیر نے اسی کو کافی نہیں سمجھا۔ بلکہ اپنی دیانت اور امانت کا مظاہرہ کرنا بھی ضروری قرار دیا ہے۔ اور وہ اس طرح۔ کہ انعام کا لالچ دیکر لوگوں سے فیس داخلہ تو وصول کر لی جاتی ہے۔ لیکن انعام کا اعلان فرضی ناموں سے کر دیا جاتا ہے۔ تاکہ انہیں مال غنیمت میں سے کسی کو کچھ دینا نہ پڑے۔

جس شخص کی اخلاقی اور مذہبی حالت اس درجہ گری ہوئی ہو اسے دوسروں پر جھوٹے اعتراضات کرنے کی بجائے اپنے گریبان میں جھانکنا چاہئے۔

# "البلاغ" قاہرہ میں احمدیت کی اندھا دھند مخالفت

ہمیں قاہرہ کے ایک اخبار "البلاغ" ۱۳ جنوری کا ایک کٹنگ موصول ہوا ہے۔ جسے پڑھکر افسوس ہوا۔ کہ اخبار مذکور نے صحیح حالات اور واقعات معلوم کرنے کی بجائے نہ صرف اخبار "زمیندار" وغیرہ کی غلط بیانیوں پر انحصار کر کے مصر میں جماعت احمدیہ کے خلاف لوگوں کو غلط فہمی میں مبتلا کرنیکی کوشش کی ہے۔ بلکہ افترا پردازی میں اپنی طرف سے بھی بہت کچھ اضافہ کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"احمدیوں کے خلاف لاہور میں فوری ہیجان کا بہت بڑا سبب یہ ہے کہ چند ماہ پیشتر احمدیوں نے مسلمانوں کے گھروں میں گھس کر انہیں تبلیغ کی۔ اور اعلان کر دیا۔ کہ ہندوستان میں ہماری تعداد پچاس لاکھ تک پہونچ گئی ہے۔ اور ہم تمام مسلمانوں کو مٹا دینا چاہتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح الموعود مرزا بشیر الدین پر یہ وحی نازل ہوئی ہے۔ کہ آپ تمام اسلامی فرقوں کے ساتھ جہاد کا اعلان کر دیں۔ اور انہیں بیخ و بن سے اکھیڑ کر قادیان کے تخت پر بیٹھ جائیں۔"

کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ احراری وغیرہ تو عوام الناس کو یہ کہکر اشتعال دلاتے ہیں۔ کہ بانیٔ جماعت احمدیہ نے جہاد کو منسوخ کر کے اسلام کی تعلیم میں تغیر پیدا کر دیا ہے۔ لیکن "البلاغ" یہ لکھتا ہے کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے وحی کی بنا پر جہاد کا اعلان کر کے اپنے پیرووں سے کہدیا ہے۔ کہ تمام غیر احمدیوں کو بیخ و بن سے اکھیڑ کر پھینک دیں۔

چونکہ ان لوگوں کے اپنے دلوں میں یہ بات جاگزیں ہے۔ اور وہ غلط فہمی کی بنا پر یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ جب مسیح اور مہدی آئینگے۔ تو اپنے نہ ماننے والوں کے خلاف جہاد کا اعلان کر کے انہیں موت کے گھاٹ اتار دینگے۔ اس لئے "البلاغ" نے فرض کر لیا کہ جماعت احمدیہ چونکہ حضرت مرزا صاحب کو مسیح اور مہدی مانتی ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ وہ مخالفین کے متعلق جہاد کا بھی اعلان کرے۔ اور اس بنا پر اس نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق غلط

# احمدیت کے خلاف "احسان" کے اعتراضات کا جواب

## الہاماتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر لغو اعتراضات

(۲)

### پسر موعود کے متعلق پیشگوئی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اور الہام جسے "احسان" نے قابل اعتراض قرار دیا ہے۔ وہ پسر موعود کے متعلق مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء ہے۔ (ازالہ اوہام ص۱۵۶) یعنی وہ حق وعلا کا مظہر ہوگا۔ ایسا کہ گویا خدا آسمان سے اتر آیا۔ مدیر "احسان" نے اس الہام کو صرف نقل کرنے پر اکتفا کیا ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کان اللہ نزل من السماء یعنے گویا خدا آسمان سے اتر آیا پر اعتراض ہے۔

### خدا تعالےٰ کے نزول سے مراد

یاد رکھنا چاہیئے چونکہ اللہ تعالیٰ کے پاکباز نفوس خدا تعالےٰ کی صفات کے مظہر ہوتے ہیں۔ اس لئے دنیا میں ان کا نزول خدا تعالےٰ کے نزول سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ان کے ذریعہ خدا تعالےٰ کا جلال دنیا پر ظاہر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کو تورات میں خداوند کے آنے سے تعبیر کرتے ہوئے کہا گیا۔ "خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ اور فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ اور اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشیں شریعت ان کے لئے تھی (استثنا ۳۳) پس کان اللہ نزل من السماء کا مطلب یہ ہے۔ کہ پسر موعود کی پیدائش انوار سماویہ اور برکات روحانیہ کے نزول کا موجب ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود انا نبشرک بغلام مظہر الحق والعلیٰ کان اللہ نزل من السماء کا ترجمہ حقیقۃ الوحی میں ان الفاظ میں کرتے ہیں۔ کہ "ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا۔ گویا آسمان سے خدا اترے گا۔ (ص۹۵) پھر فرماتے ہیں۔ "مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ یظہر بظہورہ جلال رب العالمین۔ (آئینہ کمالات اسلام ص۵) یعنی وہ حق اور علاء کا مظہر ہوگا۔ اس کے ظہور سے خدائے رب العالمین کا جلال ظاہر ہوگا"۔

اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں فرماتے ہیں۔ "مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا"۔

(تبلیغ رسالت جلد اص۹)

### خدا تعالےٰ کا سماء دنیا پر نزول

پس اس الہام کا مطلب بالکل صاف ہے۔ کیونکہ آسمان سے اللہ تعالےٰ کے اترنے کا محاورہ الہامی زبان میں عام ہے۔ اور اس سے مراد یہ ہوتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہونگی۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل ربنا تبارک وتعالیٰ کل لیلۃ الی السماء الدنیا حتیٰ یبقیٰ ثلث اللیل الاخر (مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب قیام اللیل الفصل الاوّل) یعنی حضرت ابوہریرۃؓ کہتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارا رب ہر رات سماء دنیا تک اترتا ہے یہاں تک کہ رات کا آخری ثلث رہ جاتا ہے۔

### محدثین کی شہادت

محدثین نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے۔ اس جگہ خدا کے نزول سے مراد اس کی برکتوں اور رحمتوں کا نزول ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ مومنوں کی دعائیں زیادہ قبول فرماتا ہے۔ چنانچہ لمعات میں لکھا ہے۔ المراد نزول الرحمۃ وقربہ تعالیٰ بانزال الرحمۃ وانامنۃ الانوار واجابۃ الدعوات واعطاء المسائل ومغفرۃ الذنوب (حاشیہ مشکوٰۃ مجتبائی ص۱۰۹) موطا امام مالک کے حاشیہ پر لکھا ہے۔ قولہ ینزل ربنا ای نزول رحمۃ ومزید لطف واجابۃ دعوۃ وقبول معذرۃ (باب ماجاء فی ذکر اللہ ص۷۴) یعنی نزول الٰہی سے مراد اس کی برکات اور فیوض کا نزول۔ اور دعاؤں کا قبول ہونا ہے یہی مطلب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مذکورہ بالا الہام کا ہے یعنی جس لڑکے کی پیدائش کی آپ کو خدا تعالےٰ نے خوشخبری دی۔ وہ بلند اقبال ہوگا۔ اس کے ساتھ خدا تعالےٰ کی برکات اور رحمتوں کا تواتر اور کثرت کے ساتھ نزول ہوگا۔

پس کان اللہ نزل من السماء کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ خدا خود آسمان سے اتر کر آئے گا۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس وقت حق ظاہر ہوگا۔ اور باطل بھاگ جائیگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اولوالعزم فرزند کے ذریعہ جس کے متعلق خدا تعالےٰ کا یہ کلام اترا۔ دنیا آفتاب صداقت سے منور ہو رہی ہے۔ حق ظاہر ہو رہا ہے۔ اور باطل بھاگ رہا ہے۔

### یاقمر یاشمس انت منی وانا منک پر اعتراض

ایک اور الہام جس پر اعتراض کیا گیا ہے یہ ہے۔ کہ یا قمر یاشمس انت منی وانا منک چونکہ اس الہام کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود فرما چکے ہیں۔ اس لئے وہی پیش کی جاتی ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:

"اس الہام میں خدا تعالیٰ نے ایک دفعہ اپنے آپ کو سورج فرمایا ہے۔ اور مجھے چاند۔ اور دوسری دفعہ مجھے سورج فرمایا اور اپنے آپ کو چاند۔ یہ ایک لطیف استعارہ ہے جس کے ذریعہ سے خدا تعالےٰ نے میری نسبت یہ ظاہر فرمایا ہے۔ کہ میں ایک زمانہ میں پوشیدہ تھا۔ اور اس کی روشنی کے انعکاس سے میں ظاہر ہوا۔ اور پھر فرمایا کہ ایک زمانہ میں وہ خود پوشیدہ تھا۔ پھر وہ روشنی جو مجھے دی گئی۔ اس روشنی نے اس کو ظاہر کیا یہ ایک مشہور مسئلہ ہے۔ کہ نور القمر مستفاض من نور الشمس یعنی چاند کا نور سورج کے نور سے فیض حاصل کرنے والا ہے۔ پس اس الہام میں اول خدا تعالےٰ نے اپنے تئیں سورج قرار دیا۔ اور اس کے انوار اور فیوض کے ذریعہ سے مجھ میں نور پیدا ہونا بیان فرمایا۔ اس لئے میں قمر کہلایا۔ پھر چونکہ میری روشنی سے جو مجھے دی گئی۔ اس کا نام روشن ہوا۔ اس لئے اس بناء پر مجھے سورج قرار دیا گیا۔ اور خدا تعالےٰ نے اپنے آپ کو قمر قرار دیا۔ کیونکہ وہ میرے ذریعہ سے ظاہر ہوا۔ اور اس نے اپنا زندہ وجود میرے وسیلہ سے لوگوں پر نمایاں کیا۔ یہ شمس وقمر کا خطاب الہام کے دوسرے حصہ کی تشریح ہے۔ کہ انت منی وانا منک یہ ایک ایسی نظیر ہے۔ جو انسان کے وہم وگمان میں نہیں آسکتی"۔ (بدر ۱۹ دسمبر ۱۹۰۷ء ص۲)

دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں:

"جن لوگوں کو خدا تعالےٰ سے محبت ذاتیہ کا تعلق ہوتا ہے بسا اوقات استعارہ کے رنگ میں خدا تعالےٰ ان سے ایسے کلمات ان کی نسبت کہلا دیتا ہے۔ کہ نادان لوگ ان کے ان کلموں سے خدائی ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ میری نسبت مسیح سے بھی زیادہ وہ کلمات فرمائے گئے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ یاقمر یاشمس انت منی وانا منک۔ یعنی اے چاند اور اے سورج تو مجھ سے ہے۔ اور میں تجھ سے۔ اب اس فقرہ کو جو شخص چاہے کسی طرف کھینچ لے۔ مگر اصل معنی اس کے یہ ہیں۔ کہ اول خدا نے مجھے قمر بنایا۔ کیونکہ میں قمر کی طرح اس حقیقی شمس سے ظاہر ہوا۔ اور پھر آپ قمر بنا کیونکہ میرے ذریعہ سے اس کے جلال کی روشنی ظاہر ہوئی اور ہوگی"۔ (چشمۂ مسیحی ص۳۵)

### قرآن واحادیث سے بعض مثالیں

چونکہ بالعموم مخالف انت منی وانا منک کے الفاظ پر

اعتراض کیا کرتے ہیں۔ اس لئے یہ بتانا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس قسم کے الفاظ کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہوتا۔ کہ تو مجھ سے پیدا شدہ ہے اور میں تجھ سے۔ قرآن مجید اور احادیث میں اس قسم کے الفاظ بکثرت استعمال ہوئے ہیں۔ اور کوئی شخص ان کا مفہوم بیٹا کا نہیں لیتا۔ مثلاً قرآن مجید میں آتا ہے۔ حضرت طالوت جب ایک لشکر لے کر گئے۔ راستہ میں ایک نہر آئی۔ تو آپ نے فرمایا فمن شرب منہ فلیس منی ومن لم یطعمہ فانہ منی۔ یعنی جو شخص اس نہر سے پانی پئیگا۔ وہ مجھ سے نہیں۔ اور جو نہیں پئیگا وہ مجھ سے ہے۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ جو پانی پئے گا وہ میرا بیٹا نہ رہے گا اور جو نہ پئیگا وہ بیٹا بن جائے گا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اس آیت کا ترجمہ یہ کیا "جو شخص اس نہر سے پئیگا۔ وہ میری جماعت سے نہ ہوگا۔ اور جو نہ پئیگا۔ تو وہ میرا ہمراہی ہوگا۔ (تفسیر ثنائی جلد ۱ صفحہ ۱۹۵) علامہ جلال الدین سیوطی منی کا ترجمہ من اتباعی کرتے ہیں۔ (جلالین صفحہ ۳۶) ایک اور جگہ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ قول درج ہے۔ کہ فمن تبعنی فانہ منی (ابراہیم ع ۶) یعنی جو میری اطاعت کرے گا۔ وہ مجھ سے ہوگا۔ کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ میرا بیٹا ہوگا؟

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علیؓ کو فرماتے ہیں انت منی وانا منک (مشکوٰۃ باب المناقب صفحہ ۵۶۴) اے علی تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔ اشعری قبیلہ والوں کے متعلق آپ نے فرمایا ھم منی وانا منھم (بخاری جلد ۳ صفحہ ۳ قدم عمان والبحرین) حضرت عباس حضرت حسین اور بعض دیگر صحابہؓ کے متعلق بھی اس قسم کے الفاظ آئے ہیں۔ اس طریق کلام کی غرض صرف اظہار محبت و قرب ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ثلاث من لم تکن فیہ فلیس منی ولا من اللہ (معجم صغیر طبرانی) جس شخص میں علم حسن خلق اور پرہیزگاری نہ ہو۔ نہ وہ مجھ سے ہے اور نہ اللہ سے۔ کیا اس کا بھی یہ مطلب لیا جائے گا۔ کہ جس میں یہ صفات ہوں گی۔ وہ میرا اور خدا کا بیٹا سمجھا جائے گا۔ باقی نہیں۔ نیز اعوج کے لوگوں کی نسبت فرماتے ہیں۔ لیسوا منی ولست منھم (مشکوٰۃ کتاب الفتن) عربی زبان کا ایک مشہور شاعر اپنی بیوی کو مخاطب کر کے کہتا ہے ؎

فان کنتِ منی او تریدین صحبتی
فکونی لہ کالسمن ربت لہ الادم

یعنی اگر تو مجھ سے ہے اور میرے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔ تو میرے پہلے بیٹے کے ساتھ کامل مطابقت رکھ۔ کوئی شخص فان کنت منی کا یہ مطلب لینے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ کہ اگر تو میری بیٹی ہے تو ایسا کر۔

## قرب اور محبت کے اظہار کے لئے الفاظ

اسی طرح کے اور بھی بہت سے حوالجات ہیں۔ جن سے ثابت ہے۔ کہ ھو منہ یا انا منک وغیرہ فقرات تعلق پر دلالت کرنے کے لئے آتے ہیں۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ھم منی وانا منھم کی تشریح میں شراح یہی لکھتے ہیں۔ کہ قولہ ھم منی وانا منھم کلمۃ من ھی من الاتصالیۃ ای ھم متصلون بی (حاشیہ بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۲۹ مطبع ہاشمی میرٹھ) یعنی اس سے مراد ان لوگوں سے اپنے تعلق کا اظہار ہے۔ اگر منہ کا لفظ ابوت کی دلیل بن سکتا ہے۔ تو پھر روح منہ سے نعوذ باللہ نصاریٰ کا ابنیت مسیح کا استدلال کرنا درست ہوگا۔ حالانکہ ہر شخص جانتا ہے کہ یہ خیال سراسر باطل ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام انت منی وانا منک کا یہی مفہوم ہے۔ کہ تیرا ظہور میرے فضل اور کرم کا نتیجہ ہے۔ اور میری توحید اور میرے جلال کا اظہار تیرے ذریعہ سے ہوا۔

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تشریح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود فرماتے ہیں:۔

"اس (الہام انت منی وانا منک) کا پہلا حصہ تو بالکل صاف ہے۔ کہ تو جو ظاہر ہوا یہ میرے فضل اور کرم کا نتیجہ ہے اور جس انسان کو خدا تعالےٰ مامور کر کے دنیا میں بھیجتا ہے۔ اس کو اپنی مرضی اور حکم سے مامور کر کے بھیجتا ہے۔ جیسے حکام کا بھی یہ دستور اور قاعدہ ہے۔ اب اس الہام میں جو خدا تعالےٰ فرماتا ہے انا منک اس کا یہ مطلب اور منشاء ہے۔ کہ میری توحید اور میرا جلال اور میری عزت کا ظہور تیرے ذریعہ سے ہوگا۔ - - - - ایک وقت ہوتا ہے کہ خدا اس وقت گم ہوا سمجھا جاتا ہے۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے۔ جب اس کی ہستی توحید اور صفات پر ایمان نہیں رہتا۔ اور عملی رنگ میں دنیا دہریہ ہو جاتی ہے۔ اس وقت جس شخص کو خدا اپنی تجلیات کا مظہر قرار دیتا ہے۔ وہ اس کی ہستی اور توحید اور جلال کے اظہار کا باعث ٹھہرتا ہے۔ اور وہ انا منک کا مصداق ہوتا ہے۔" (اخبار الحکم جلد ۹ نمبر ۱۰)

ایک اور موقع پر فرماتے ہیں:۔

"ایسا انسان جس کو انا منک کی آواز آتی ہے۔ اس وقت دنیا میں آتا ہے۔ جب خدا پرستی کا نام و نشان مٹ گیا ہوتا ہے۔ اس وقت بھی چونکہ دنیا میں فسق و فجور بہت بڑھ گیا ہے۔ اور خداشناسی اور خداترسی کی راہیں نظر نہیں آتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ اور محض اپنے فضل و کرم سے اس نے مجھ کو مبعوث کیا ہے۔ تا میں ان لوگوں کو جو اللہ تعالےٰ سے غافل اور بے خبر ہیں اس کی اطلاع دوں۔ اور نہ صرف اطلاع بلکہ جو صدق اور صبر اور وفاداری کے ساتھ اس طرف آئیں۔ انہیں خدا تعالیٰ کو دکھلا دوں۔ اس بناء پر اللہ تعالےٰ نے مجھے مخاطب کیا۔ اور فرمایا انت منی وانا منک (الحکم جلد ۷ نمبر ۴۲)

غرض الہام الٰہی یا قمر یا شمس انت منی وانا منک اپنے مفہوم اور مطلب کے لحاظ سے بالکل واضح ہے اور حقیقی رنگ میں اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔

## خلاف دیانت امر

مدیر "احسان" نے "مرزائے قادیاں کا خدا" کے زیر عنوان جماعت احمدیہ پر ایک شرمناک بہتان باندھا ہے۔ جس کی بناء ایک مجنون اور فاتر العقل شخص قاضی یار محمد کے ٹریکٹ "اسلامی قربانی" کی اس عبارت پر رکھی ہے۔ کہ "حضرت مسیح موعودؑ نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی۔ کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی۔ کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے رجولیت کی قوت کا اظہار فرمایا۔"

مدیر "احسان" میں اگر ذرہ بھی تخم دیانت ہوتا۔ تو وہ جماعت احمدیہ کے معتقدات پر بحث کرتے ہوئے ایک مجنون کی تحریر کا سہارا نہ لیتا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی تحریرات کو پیش نظر رکھتا۔ مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ جو نہایت ہی افسوسناک اور خلاف دیانت امر ہے۔ کیا مدیر "احسان" گوارا کر سکتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتے ہوئے غیر مسلم معترض تفاسیر کی روایات پر انحصار رکھیں۔ اگر نہیں تو اس نے احمدیت کے خلاف اعتراض کی بناء ایک فاتر العقل کی تحریر پر کیوں رکھی۔ وجہ یہی کہ مدیر "احسان" کو دیانت کی قدر و قیمت ہی معلوم نہیں۔

## خواب کے ذریعہ بیعت خلافت

بحضور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نیازمند نے ماہ گذشتہ میں بذریعہ خط حضور کی بیعت کی ہے۔ اس سے پیشتر انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور سے تعلق رکھتا تھا۔ کمترین کو دو باتیں اس طرف کھینچ کر لائیں۔ اول مطالعہ لٹریچر۔ دوم خواب۔ خواب جو فدوی نے دیکھا وہ جنوں کی جماعت کے چند احباب کو سنایا تھا۔ اب حضور کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ ایک شب میں نے سوتے وقت خدا تعالیٰ سے دعا کی۔ کہ اے خدا مجھے صحیح راستہ پر گامزن کر۔ پچھلے پہر کا وقت تھا کہ خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلیفۃ المسیح اول اور حضور کا فوٹو جو فریم اور شیشہ سے مزین تھا دکھائی دیا۔ تینوں نے لباس سادہ زیب تن کئے ہوئے تھے۔ فوٹو کا بالائی حصہ نیلا اور باقی حصہ سفید تھا۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ فوٹو کے بالائی حصہ سے ایک گول سا نورانی چکر گھومتا ہوا آیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مونہہ مبارک میں داخل ہوا۔ پھر حضرت مسیح موعود کے مونہہ سے نکلکر حضرت خلیفۃ المسیح اول اور پھر حضور کے مونہہ میں داخل ہوا۔ جہاں

# جلال الدین کوہاٹی کے متعلق "احسان" کے چیلنج کی حقیقت

## نمائندہ "الفضل" "جھوٹے" کے گھر تک

اخبار "احسان" اور "زمیندار" کی اس فریب کاری اور دھوکہ دہی کا راز فاش کرنے پر کہ ان میں احمدیت کے خلاف جلال الدین کوہاٹی کے نام سے جو مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ وہ اس کے لکھے ہوئے نہیں ہیں۔ بلکہ کوئی اور شخص خود لکھکر اس کی طرف منسوب کر رہا ہے "زمیندار" نے تو خاموشی اختیار کر لی لیکن "احسان" ۲۵ فروری نے تملا کر لکھا "ہم "الفضل" کو چیلنج دیتے ہیں۔ کہ وہ اپنا نمائندہ بھیجکر مولانا جلال الدین کے ہاتھ کے لکھے ہوئے خطوط و مراسلات کی تصدیق کرنے۔ نیز ہم مولانا جلال الدین سرحدی کوہاٹی سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ قادیانی الفضل کے اس دجل کا بنفس نفیس جواب دیں"

اس پر ایک طرف تو جلال الدین نے "احسان" کو اپنا بیان بھیجدیا۔ جو الفضل کے گزشتہ سے پیوستہ پرچہ میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ اور دوسری طرف ہم نے جھوٹے کے گھر تک پہونچنے کے لئے اپنے نمائندہ ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی۔ اے سے کہا۔ کہ وہ "احسان" کے دفتر میں پہونچ کر خطوط کے اصل مسودات دیکھیں اور ان کی حقیقت سے مطلع فرمائیں۔ اس پر ملک صاحب کو دفتر "احسان" میں جانے پر جو حالات پیش آئے۔ وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ ان سے ثابت ہے۔ کہ عملۂ "احسان" کو چیلنج دینے کی وجہ سے سخت شرمندہ اور نادم ہونا پڑا۔ اور وہ کوئی مسودہ پیش نہ کر سکے۔

ملک صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں۔

مکرمی و معظمی جناب ایڈیٹر صاحب "الفضل"! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ:- آپ کے حکم کے مطابق میں کل ۸ مارچ قبل از نماز جمعہ دفتر اخبار "احسان" میں گیا۔ اور اخبار مذکور کے ایڈیٹر مرتضیٰ احمد خانصاحب سے ملاقات کی۔ میرے ساتھ دو اور احمدی دوست بھی تھے۔ خاکسار نے ایڈیٹر صاحب سے مطالبہ کیا۔ کہ وہ مجھے اپنے اعلان کے مطابق جلال الدین کوہاٹی کے مضامین کے اصل مسودات دکھائیں۔ ایڈیٹر صاحب نے جواب دیا۔ کہ اس کے متعلق اخبار "احسان" ۹ مارچ میں ماسٹر نظام الدین کوہاٹی کا مضمون شائع ہو گیا ہے۔ اس لئے اب اصل مسودات دیکھنے کی ضرورت نہیں ہونی چاہئے۔ میں نے کہا۔ کہ ماسٹر نظام الدین صاحب کا مضمون میں نے پڑھا ہے۔ اس میں تو الفضل کے الفاظ کی پوری پوری تائید پائی جاتی ہے۔ کیونکہ اس میں لکھا ہے۔ کہ مولوی جلال الدین ایک مفلوک الحال آدمی ہے۔ اس کے پاس کوئی پیسہ نہ تھا۔ اس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے۔ جوتا بھی نہیں تھا۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں "مولوی جلال الدین کا لباس وغیرہ بوسیدہ تھا بستر قادیانیوں کے ہاں رہ گیا تھا۔ ان کو نئے کپڑے اور نیا جوڑہ پاپوش اور نیا بستر میں نے خود بنوا کر دیا۔ ابھی تک وُہ رقوم واجب الادا ہیں۔ مولوی صاحب کے پرانے کپڑے اور پورانی گھیڑیاں ڈاکٹر شاہ آف کوہاٹ کے مکان پر پڑے ہیں.... لاہور جا کر مولوی صاحب نے مجلس احرار سے کچھ رقم بطور امداد لی۔ اور مجھ سے کچھ رقم خرچ کے لئے منگوائی"۔ اس سے بھی عجیب بات یہ ہے۔ کہ آج تک تو "احسان" اور "زمیندار" میں مولوی جلال الدین کوہاٹی کو "مولوی فاضل" اور "مبلغ جماعت احمدیہ" کہا جاتا تھا مگر اب "احسان" اعلان کرتا ہے۔ کہ "مولوی جلال الدین صاحب لاہور میں مولوی فاضل کا امتحان دینے کے لئے گئے"۔ پس ۹ مارچ کے احسان کے مضمون نے "الفضل" میں شائع شدہ گزشتہ ایڈیٹوریل نوٹ کی حرف بحرف تصدیق کر دی ہے

پھر میں نے کہا۔ کہ چونکہ مجھے ایڈیٹر صاحب "الفضل" نے ہدایت کی ہے۔ کہ "الفضل" کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے آپ کے اعلان کے مطابق مولوی جلال الدین کے مضامین کے اصل مسودات دیکھوں۔ اس لئے حاضر ہوا ہوں۔ اس پر ایڈیٹر صاحب "احسان" نے فرمایا "آج ہمیں مولوی جلال الدین صاحب کوہاٹی کی ایک اور چٹھی موصول ہوئی ہے۔ یہ کہکر ایڈیٹر صاحب نے وہ چٹھی میرے ہاتھ میں دی۔ میں نے اسے پڑھا۔ اس میں ایڈیٹر صاحب "احسان" کو مولوی جلال الدین صاحب کوہاٹی نے یہ لکھا تھا۔ کہ آپ نے اخبار "احسان" میں اعلان کیا ہے۔ کہ وہ چٹھی جو "الفضل" میں چھپی ہے۔ وہ میری نہیں ہے اور یہ کہ میں بذات خود اس کے متعلق آپ کو جواب دوں۔ سو اس کے جواب میں میں بذات خود جناب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ کے اخبار "احسان" اور "زمیندار" میں جس قدر مضامین میرے نام سے شائع ہوئے ہیں۔ وہ ہرگز ہرگز میں نے نہیں لکھے۔ اور نہ وُہ میرے ایمائسے لکھے گئے۔ میں آپ کو اور ماسٹر نظام الدین کوہاٹی کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ اگر ہمت ہے۔ تو میرے دستخطی یا میرے ہاتھ کے لکھے ہوئے مضامین دکھائیں۔ اور آپ میری یہ چٹھی "احسان" میں شائع کر دیں۔ یہ چٹھی ۳ مارچ کی لکھی ہوئی تھی۔ اور اس کے نیچے "محمد جلال الدین کوہاٹی بقلم خود" کے الفاظ تھے۔ میں نے ایڈیٹر صاحب "احسان" سے پوچھا کیا آپ اس کو اخبار میں شائع کرینگے؟ تو انہوں نے جواب دیا "نہیں"

ایڈیٹر صاحب نے فرمایا۔ آپ کل (ہفتہ) کو بارہ بجے کے بعد تشریف لائیں۔ آپ کو اصل مسودات دکھا دیئے جائینگے۔ اس پر ہم وہاں سے چلے آئے۔ ۹ مارچ ایک بجے کے قریب میں پھر دفتر "احسان" میں گیا۔ ایڈیٹر صاحب سے ملاقات ہوئی انہوں نے اپنے نائب کو "اشرف صاحب" کہکر آواز دی۔ اور ان سے کہا "کیا آپ نے جلال الدین صاحب کوہاٹی کے مضامین کے اصل مسودات تلاش کئے ہیں؟" انہوں نے کہا۔ ہاں میں نے وہ مسودات تلاش کر کے نکالے ہیں۔ ماسٹر نظام الدین کوہاٹی کے ہاتھ کے لکھے ہوئے مضامین نکلے ہیں۔ اور ایک ان میں سے وہ بھی ہے۔ جو مولوی جلال الدین صاحب کے نام سے شائع ہوا ہے۔ ایڈیٹر صاحب نے انہیں وہ مضمون لانے کے لئے کہا۔ اور اشرف صاحب چلے گئے۔ قریباً نصف گھنٹہ کے بعد آئے۔ اور کہا۔ کہ میں تلاش کر رہا ہوں۔ (اس دوران میں ایڈیٹر صاحب نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا۔ دراصل انہوں نے پہلے تلاش نہیں کیا تھا۔ اب تلاش کر رہے ہیں۔ انہوں نے یونہی کہدیا تھا۔ کہ میں نے وہ مضامین نکالے ہوئے ہیں) اشرف صاحب پھر چلے گئے۔ قریباً نصف گھنٹہ کے بعد دروازے میں کھڑے ہو کر ایڈیٹر صاحب کو باہر بلا کرلے گئے۔ جب کچھ مشورہ کے بعد ایڈیٹر صاحب واپس آئے۔ تو مجھے مخاطب کر کے کہا۔ "افسوس ہے۔ کہ وہ مضامین نہیں ملتے۔ بہت تلاش کی مگر نہیں ملے"۔ میں نے عرض کیا۔ آپ یہ لکھدیں۔ تو انہوں نے فرمایا "لائیے میں لکھدیتا ہوں"۔ مگر جب وُہ لکھنے لگے۔ تو انہی اشرف صاحب نے (جو مضامین کی تلاش میں کافی سرگردانی فرما چکے تھے) ایڈیٹر صاحب سے ناصحانہ انداز میں کہا "ہم کیوں لکھکر دیں"۔ ایڈیٹر صاحب نے فرمایا "کوئی حرج نہیں۔ میں لکھدیتا ہوں"۔ اشرف صاحب نے کہا۔ آپ یہ لکھدیں۔ کہ جب مسودات ملیں گے۔ دکھا دینگے" میں نے کہا۔ کہ اگر مہینے کے بعد مسودات مل سکتے ہیں۔ تو آج ضرور مل جانے چاہئیں۔ کیونکہ ایک مہینہ کے بعد تو مسودات کا "انبار" اور بڑھ جائیگا۔ مگر شنوائی نہ ہوئی۔ اور ایڈیٹر صاحب نے لکھدیا۔

"مکرمی! کوشش کے باوجود اصل مراسلہ ردی کے انبار سے نہیں ملا۔ نکلوانے کی کوشش کی جائیگی۔ مل گیا۔ تو دکھا دیا جائیگا مرتضیٰ احمد خان"۔

اس کے بعد ہم واپس آگئے۔ ہاں یہ کہنا رہ گیا۔ کہ کل ۸ مارچ دوران گفتگو میں ایڈیٹر صاحب "احسان" نے یہ بھی کہا۔

# قادیان کے متعلق ایک معزز سناتن دھرمی کا بیان



## احراری بالکل جھوٹا پراپیگنڈا کر رہے ہیں

معاصر "رشی" امرتسر ۹ مارچ میں ایک معزز سناتن دھرمی کا ایک بیان شائع ہوا ہے۔ جس کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ایک انصاف پسند انسان خواہ کسی مذہب و ملت کا ہو۔ جماعت احمدیہ کے متعلق احراریوں کی غلط بیانیوں اور فریب کاریوں سے ایک لمحہ میں آگاہ ہو سکتا ہے۔ بیان حسب ذیل ہے۔

احمدیہ جماعت کے مرکز قادیان ضلع گورداسپور میں آج کل دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ہے۔ اور پولیس نے ایک بھاری تعداد میں سٹیشن کے قریب ڈیرا ڈالا ہوا ہے۔

بازاروں میں لٹھ بند سپاہی گشت کر رہے ہیں۔ شہر کی فضا حسب معمول خوشگوار ہے کسی قسم کا جوش نہیں پایا جاتا۔ احمدی اصحاب جو بہت بڑی تعداد میں وہاں مقیم ہیں نہایت پر امن ہیں۔ ان کی طرف سے کوئی مظاہرہ نہیں کیا جاتا۔

### دارالامان کا انتظام

یہ جگہ احمدی جماعت کا مرکز ہے۔ یہاں جماعت کے مختلف صیغوں کے دفاتر ہیں۔ جن میں پچاسوں اہل کار اپنے اپنے کام میں مصروف ہیں مجموعی طور پر یہ دفاتر ایک بہت بڑے سیکرٹریٹ کا منظر پیش کرتے ہیں۔ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ ان دفتروں میں کام کرنے والے اعلیٰ افسروں سے لے کر ادنیٰ ملازموں تک نہایت سادہ لباس پہنتے ہیں۔ اور ہر ایک کے ساتھ ان کا سلوک نہایت شریفانہ ہے۔ خلیفہ صاحب کے چیف سکرٹری اور پرائیویٹ سیکرٹری صاحبان فرشتہ سیرت ہستیاں ہیں۔ لباس قدیم وضع کے ہیں۔ اور متحمل مزاج ہونے کے علاوہ مذہب کے پورے پورے پابند نظر آتے ہیں۔

### خانہ خدا

مسجد اقصیٰ جو کہ دفاتر کے پاس واقعہ ہے۔ دور دور تک اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ مذہبی فرائض کی ادائیگی کے لئے اس مسجد میں کسی کو روک نہیں۔ ہر خیال کے مسلمان نماز میں شریک ہو سکتے ہیں۔ خلیفہ صاحب آج کل دوسری مسجد میں جو کہ آپ کے رہائشی مکانوں سے ملحق ہے۔ نماز ادا کرتے ہیں۔

### تعلیمی درسگاہیں اور شفاخانہ

عوام کی تعلیم و تربیت کا یہاں بہت معقول انتظام ہے مدرسے اور گرلز سکول جن میں لڑکے اور لڑکیاں کافی تعداد میں تعلیم پاتے ہیں۔ احمدیہ مرکز کی شان کو دوبالا کرتے ہیں یہاں بھی احمدی اور غیر احمدی میں کوئی تمیز نہیں۔ غریبوں اور امیروں کے بچے یکساں طور پر مستفید ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ دواخانہ بھی موجود ہے۔ جس سے سینکڑوں مریض فیضیاب ہوتے ہیں۔

### مجلس احرار کا دفتر

صدر بازار میں بالائی منزل پر ایک کمرہ میں مجلس احرار کا دفتر ہے۔ جس میں ایک آدھ آدمی رہتا ہے۔ کمرہ کے باہر بورڈ آویزاں ہے۔ اور چھت پر ایک بڑے لمبے بانس پر ایک سرخ جھنڈا جس پر ہلال کا نشان ہے۔ لہراتا ہے۔ باہر سے آنے والے کو دور سے یہ کوئی قلعہ معلوم ہوتا ہے لیکن مقام پر پہنچ کر مایوسی ہی ہوتی ہے۔

قادیان میں احرار کی طرف سے کوئی سکول۔ لنگر وغیرہ جاری نہیں۔ اور باشندگان میں جو چند لوگ احرار کے حامی ہیں۔ ان کے نام انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ احراری مولوی کبھی کبھی جمعہ کے موقعہ پر آتے ہیں اور بڑے جوش و خروش کا اظہار کرتے ہیں۔ سنا گیا ہے۔ کہ ان کے وعظ سننے کے واسطے بہت تھوڑے لوگ جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ تقریریں اشتعال انگیز اور دل آزار ہوتی ہیں۔ باہر سے کئی لوگ احراریوں کی سرگرمیاں دیکھنے آتے ہیں۔ تو سوائے چند پوسٹروں کے جن میں احراری لنگر یا سکول وغیرہ کا ذکر ہوتا ہے اور کچھ نہیں دیکھتے تو ان کی حیرت کی کوئی حد نہیں رہتی۔ اکثر اوقات بیرونجات سے آئے ہوئے لوگ باشندگان قادیان سے ذکر کرتے ہیں کہ دوسرے اضلاع میں احراریوں کی طرف سے بہت پروپیگنڈا ہو رہا ہے اور ان کی طرف سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ احراری بھی قادیان کے مظلوموں کی خدمت کے لئے بہت کچھ کر رہے ہیں۔ اور یہ کہ اس تحریک کا جاری رکھنا اسلام کے تحفظ کے لئے ازبس ضروری ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اس تحریک کو جاری رکھنے کے لئے مالی امداد دینے میں فراخدلی سے کام لیں۔

### غیر احمدیوں پر مظالم

غیر احمدی اخباروں کے متواتر مطالعہ سے شک پیدا ہوتا ہے۔ کہ نہ جانے قادیان میں ہندوؤں اور دیگر اقوام کے باشندوں پر کیا کیا ظلم ڈھائے جاتے ہوں گے۔ لیکن یہ بات صریحاً غلط ہے۔ اور بعض لوگوں کو احمدیہ جماعت کی طرف سے متنفر کرنے کی غرض سے پھیلائی جا رہی ہے۔ ہندوؤں۔ سکھوں اور دوسرے غیر احمدی فرقوں کو کوئی شکایت نہیں۔ بلکہ وہ لوگ احمدیوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ جب سے اس جماعت نے قادیان میں زور پکڑا ہے۔ کبھی کسی کو معمولی سے معمولی شکایت کا موقعہ بھی نہیں ملا۔ لوگ احمدیوں کی نیک نیتی اور شرافت کے اس قدر معتقد ہیں۔ کہ انہوں نے اپنی دوکانوں پر پہرہ کے واسطے بھی احمدی ملازم رکھے ہوئے ہیں۔ کئی ہندو تو اپنا روپیہ پیسہ اور زیورات دارالامان کے خزانہ میں جمع کرا چھوڑتے ہیں۔ اور بوقت ضرورت لے لیتے ہیں شاذ و نادر اگر کبھی کوئی تنازعہ ہؤا بھی ہے تو وہ صرف اراضی یا کسی اور لین دین کے معاملہ میں۔ سو یہ جھگڑے ہر جگہ اور ہر فرقہ میں بلکہ بھائیوں بھائیوں میں بھی ہوتے رہتے ہیں۔

قادیان میں آریہ سماج ہے۔ ڈی۔ اے۔ وی۔ ہائی سکول ہے لیکن کبھی احمدیوں اور ان کے درمیان شکر رنجی نہیں ہوئی۔ حالانکہ دیگر مقامات پر ایسا ہوتا رہتا ہے۔ دراصل بات یہ ہے۔ کہ اگر ذرا سی بھی کوئی بات احمدیوں سے ہو جائے۔ اور یہ لوگ کتنے بھی حق پر کیوں نہ ہوں۔ مخالفین بات کا بتنگڑ بنا کر جماعت کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک آدھ موقعہ پر کسی مشتبہ آدمی کو مسجد سے نکال دیا گیا۔ اس میں احمدی کارکن حق بجانب تھے۔ کیونکہ مسجد کی بندگی کرنے والوں کے کپڑوں جوتوں کو چوروں اور اُٹھائی گیروں سے محفوظ رکھنا بھی منتظموں کا فرض ہے۔ مگر یاروں نے موقع غنیمت پا کر ملک بھر میں غوغا مچا دیا۔ کہ احمدیوں نے ایک غیر احمدی کو مسجد سے نکال دیا۔ اور اس کی بے عزتی کی۔ ایسی کئی اور مثالیں بھی ہیں۔ لیکن ان کا فرداً فرداً ذکر کرنا کچھ ضروری نہیں۔

جو لوگ محض پوسٹر اور اخباروں میں مندرجہ گمراہ کن خبریں پڑھ کر خواہ مخواہ کسی فرقہ کے خلاف رائے قائم کرتے ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ وہ خود موقعہ پر جا کر حالات دریافت کریں۔ اور دیکھیں کہ کسی ذاتی غرض سے انہیں بے وقوف تو نہیں بنایا جا رہا۔

احمدیوں اور احراریوں میں مذہبی مسائل کے لحاظ سے اختلاف ضرور ہونگے۔ لیکن احمدیوں کے دلوں سے وہ امن سوز جوش مفقود ہے۔ جو احراریوں میں موجود ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ احمدیوں کی تقریروں اور تحریروں سے منافرت اور غارت گری کے جذبات کا اظہار نہیں ہوتا۔ راستی کا ساتھ دینا ہر انسان کا فرض ہے۔ اس لئے مجھے جو حالات قادیان اور وہاں کے باشندوں کی نسبت معلوم تھے۔ ان کا اظہار کر کے اس فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ میرا خیال ہے۔ کہ صلح اور اتحاد کے حامی صاحبان اخباروں اور اشتہاروں کے ذریعہ یا جیسے بھی ان سے بن پڑے۔ لوگوں پر اصلیت ظاہر کریں۔ اور انکو غلط فہمی کا شکار ہونے سے بچائیں۔

# مختلف مقامات پر یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا!

## کالجیئٹ لاہور

لاہور کے کالجوں کے احمدی طلباء نے یوم التبلیغ کے موقعہ پر نہایت اعلےٰ کاغذ اور دیدہ زیب طباعت کے ساتھ انگریزی اور اردو میں تبلیغی ٹریکٹ شائع کئے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مضامین پر مشتمل تھے۔ ٹریکٹوں کے عنوان یہ ہیں۔

(۱) تجلی صداقت از حضرت امیر المومنین (بزبان اردو)

(۲) مسیح موعود کی بعثت (انگریزی) از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۳) کرشن اوتار (انگریزی) از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یہ ٹریکٹ ساڑھے چار ہزار کی تعداد میں شائع کئے گئے۔ لڑکے پارٹیاں بنا کر سارے شہر میں پھیل گئے۔ باغوں گرجوں۔ دکانوں اور کوٹھیوں غرض ہر جگہ کثرت سے ٹریکٹ تقسیم کئے۔ زبانی تبلیغ بھی کی۔ نامہ نگار

## لدھیانہ

یوم التبلیغ غیر مسلموں میں بفضلہٖ خیر و خوبی سے منایا گیا۔ تمام دن احمدی نوجوانوں نے سکھوں جینیوں۔ اور سماجی دوستوں میں تبلیغ کی۔ غیر مسلموں نے سنجیدگی اور متانت سے ہماری باتیں سنیں۔ خاکسار صوفی سید محمد عبدالرحیم

## گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

احباب جماعت احمدیہ گھٹیالیاں وفود کی صورت میں اور فرداً فرداً مختلف دیہات میں تبلیغ کے لئے گئے۔ خاکسار جس وفد میں تھا۔ اس وفد نے سکول کے طلباء کے ہمراہ جلوس کی صورت میں چار دیہات میں دورہ کیا۔ اور تبلیغ احمدیت کی۔ احباب جماعت کو گورمکھی ٹریکٹ کرشن قادیانی بھی تقسیم کرنے کے لئے دیا گیا۔ اس سال جن دیہات میں پیغام اسلام پہنچایا گیا ہے وہ یہ ہیں۔ کوٹ گوندل۔ ہرسیں پورہ۔ شیرپور۔ چوبارہ گھٹیالیاں۔ بھوریکے ڈسلی۔ قلعہ۔ گھراں۔ تلواڑہ وغیرہ اندازاً پانچ سو افراد کو پیغام حق پہونچایا گیا۔ احباب جس جس جگہ بھی تبلیغ کے لئے گئے۔ ہندو اور سکھ صاحبان خوشی اور دلچسپی کے ساتھ ٹریکٹ پڑھتے اور سنتے رہے۔ خاکسار فضل الرحمٰن سکرٹری

## لکھنؤ

۱۰ مارچ یوم التبلیغ منایا گیا۔ ٹریکٹ اور اشتہارات ہندوؤں اور سکھوں میں تقسیم کئے گئے۔ وہ شوق سے اشتہار لیتے اور پڑھتے سکھوں میں گورمکھی زبان کا اشتہار تقسیم کیا گیا۔ جو پسند کیا گیا۔ خاکسار برکت علی مرزا سکرٹری تبلیغ

## گنج (لاہور)

جماعت کے پانچ وفد بنائے گئے۔ جنہوں نے رام گڑھ باغبانپورہ۔ شالامار باغ سنگھ پورہ۔ ریلوے کوارٹرز اور دھرم پورہ میں ۲۰۰ تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ جناب ڈاکٹر جی۔ ایس بھاٹیہ صاحب رام گڑھ جناب حکیم نرنجن سنگھ صاحب۔ جناب پنڈت نانک چند صاحب وید جناب پنڈت سیوہ لال صاحب رام گڑھ اور جناب پنڈت چھتر پال صاحب صدر چھاؤنی لاہور خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ کیونکہ انہوں نے پوری متانت اور سنجیدگی کے ساتھ ہماری باتیں سنیں۔ خاکسار رحمت اللہ سکرٹری

## رہتک

۱۰ مارچ صبح کے وقت احمدی احباب دارالتبلیغ میں جمع ہوئے اور سب نے مل کر دعا کی۔ بعدازاں چوہدری دوست محمد خان صاحب ایم اے نے کالج کے دوستوں کو تبلیغ کی۔ منشی اصغر علی صاحب نے سکھوں کے گوردوارہ اور عیسائیوں کے گرجا میں جا کر ٹریکٹ اردو و گورمکھی تقسیم کئے۔ ڈپٹی سید غلام حسین صاحب نے راؤ بہادر چوہدری لعل چند صاحب سابق وزیر و راؤ بہادر چوہدری چھوٹو رام صاحب سابق وزیر۔ ایم۔ آر۔ سید لو صاحب ڈپٹی کمشنر کپتان گپتا صاحب ڈاکٹر و دیگر افسران کی کوٹھیوں پر ٹریکٹ تقسیم کئے۔ سید منصور احمد شاہ و ممتاز احمد شاہ نے اپنے طالب علم دوستوں میں ٹریکٹ تقسیم کئے۔ منشی سید احمد حسن صاحب نے باوجود بڑھاپے اور کمزوری کے نوجوانوں سے بڑھ کر مختلف اشخاص کو زبانی اور بذریعہ ٹریکٹ تبلیغ کی۔ سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ نے زنانہ ہسپتال میں جا کر ایک سکھ لیڈی ڈاکٹر اور ہندو نرسوں کو ٹریکٹ دیئے اور تبلیغ کی۔ سیدہ محمودہ۔ مبارکہ۔ و ممتاز بیگم صاحبہ نے شہر کی لیڈی ہیلتھ وزیٹر کو جو ایک عیسائی عورت ہے۔ اس کے گھر جا کر لٹریچر بھی دیا۔ اور تبلیغ بھی کی۔ جس کا اس نے بہت شکریہ ادا کیا۔ نامہ نگار

## ڈیرہ دون

مورخہ ۱۰ مارچ جماعت احمدیہ ڈیرہ دون کے افراد نے بذریعہ ملاقات اور تقسیم اشتہارات پوری سرگرمی اور انہماک سے غیر مسلم صاحبان میں تبلیغ اسلام کی ۳۰۰ سے زائد گورمکھی و اردو ٹریکٹ برائے مطالعہ دیئے گئے۔ اور قریباً ۵۰ افراد کو زبانی تبلیغ کی گئی۔ غیر احمدیوں کا شریف طبقہ ہماری جماعت کی تبلیغی مساعی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

خاکسار محمد شریف سکرٹری تبلیغ

## پشاور

یوم التبلیغ کے موقعہ پر قریباً پچیس روپیہ کا لٹریچر اردو و گورمکھی جو دو ہزار کے قریب تھا مرکز سے منگایا گیا۔ ایک صد کتاب انگریزی احمد اینڈ ٹیچنگز سکندرآباد سے منگائی گئی۔ اور پچاس عدد کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی ہندی و گورمکھی اور انگریزی بھی کل لٹریچر قریباً ستر روپیہ کا تھا۔ جو تقسیم کرنے کے لئے منگایا گیا۔

مورخہ ۹ مارچ چھاؤنی اور شہر کے پندرہ حلقہ جات تجویز کئے گئے۔ اور فیصلہ ہوا کہ صبح تمام دوست مسجد احمدیہ میں جمع ہو کر بعد دعا لٹریچر لے کر اپنے اپنے حلقوں میں زیر نگرانی امیر وفد تبلیغ کے لئے نکل جائیں۔ چنانچہ سب احباب مسجد احمدیہ میں جمع ہوئے۔ اور بعد دعا لٹریچر لے کر اپنے اپنے حلقوں میں چلے گئے حلقے مندرجہ ذیل مقرر کئے گئے۔ ہندو۔ گرجے و ہسپتال۔ گوردوارے۔ ایڈیٹران اخبار۔ معززین شہر۔ افسر و وکلاء۔ چھاؤنی۔ اسٹیشن صدر۔ اسٹیشن شہر۔ بازاروں کے علاوہ تجار وغیرہ تمام افراد نے صبح سے شام تک نہایت خوش اسلوبی اور تندہی سے اپنے اپنے حلقہ جات میں سارا دن تبلیغ کی۔ لوگوں نے خندہ پیشانی سے ہماری باتوں کو سنا۔ شہر کے سب سے بڑے گوردوارہ کے منیجر صاحب نے اقرار کیا۔ کہ ہم آپ کی تبلیغی مساعی کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ آپ لوگوں نے اپنا مذہبی لٹریچر ہماری زبان میں ہم تک پہنچا دیا ہے۔ خاکسار عبدالکریم

## جہلم

۱۰ مارچ یوم التبلیغ پر احباب کے آٹھ وفد بنائے گئے۔ اور پیغام حق غیر مسلم احباب تک پہنچایا گیا۔ پہلا وفد غیر مسلم افسران و کارکنان محکمہ مال محکمہ جوڈیشل محکمہ پولیس محکمہ حفظان صحت اور محکمہ تعلیم کے لئے۔ دوسرا وفد افسران و کارکنان محکمہ جات۔ ڈسٹرکٹ بورڈ میونسپل کمیٹی۔ پی ڈبلیو ڈی وکلاء صاحبان کے لئے۔ تیسرا وفد محکمہ جات ریلوے اسٹیشن۔ مثلاً ورکشاپ کے لئے۔ اور اچھوت اقوام کے لئے۔ چوتھا وفد بڑی بڑی گذرگاہوں مثلاً اڈا موٹر و تانگہ پلیٹ فارم ریلوے اسٹیشن۔ ریلوے پل وغیرہ کے لئے۔ پانچواں وفد بازار۔ اندرون منڈی۔ جنوبی حصہ شہر کے لئے۔ چھٹا وفد مشین محلہ جات اور بیرون منڈی کے لئے۔ ساتواں وفد شمالی حصہ شہر کے لئے۔ آٹھواں وفد پولیس لائن اور جیل کے لئے علاوہ ازیں قریباً چار صد ٹریکٹ مثلاً ایشوری گیان۔ الامین۔ گورمکھی ٹریکٹ۔ زلزلہ بہار۔ کرشن اوتار وغیرہ تقسیم کئے گئے۔

ہر جگہ غیر مسلم حضرات عمدگی سے پیش آئے۔ اور احمدی احباب نے احسن اور محبت آمیز طریق سے حقیقی اسلام یعنی احمدیت کا پیغام ان تک پہنچایا۔

خاکسار سردار شاہ سکرٹری تبلیغ

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**بلوچستان** میں تشدد اور سختی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے ١٢ مارچ اسمبلی میں حاجی سیٹھ عبداللہ ہارون صاحب نے ایک سو روپے کی تخفیف کی تحریک پیش کی۔ آپ نے بتایا کہ چونکہ اہل بلوچستان ترقی کے لئے کوشش کر رہے ہیں اس لئے انہیں تقریر و تحریر کی آزادی ملنی چاہیئے۔ یہ تحریک ۵۴ کے مقابلہ ۷۵ آراء کے تناسب سے منظور ہو گئی۔

**سر تیج بہادر سپرو** نے ١٢ مارچ کلکتہ یونیورسٹی یونین کے زیر اہتمام ایک جلسہ میں مجوزہ آئین اور انڈیا بل پر بحث کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگرچہ جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ میں بہت سے نقائص ہیں۔ لیکن ہندوستانیوں کو اسے قطعی طور پر نامنظور بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ مزید کہا کہ اگر آپ لوگ اسے نامنظور کر دیں۔ تو میں آپ کا ساتھ دینے کے لئے آمادگی کا اظہار نہیں کر سکتا۔

**آرمی ڈیپارٹمنٹ** کے اخراجات میں تخفیف کے لئے ١٢ مارچ اسمبلی میں انڈیپنڈنٹ پارٹی کی طرف سے مسٹر عبدالمتین چوہدری نے ایک روپیہ کی تخفیف کی تحریک پیش کی۔ جو ٨٤ کے مقابلہ میں ٩٧ آراء کی کثرت سے منظور ہو گئی۔

**کیمبل ایوارڈ کانفرنس** کا اجلاس دہلی سے ١٢ مارچ کی اطلاع کے مطابق عربک کالج ہال دہلی میں ٢٤ مارچ کو نواب صاحب ڈھاکہ کے زیر صدارت منعقد ہوگا۔

**سر فیروز خاں نون** وزیر تعلیم نے ١٢ مارچ پنجاب کونسل میں بتایا۔ کہ حکومت کو کوئی اختیار نہیں۔ کہ وہ ان گریجویٹ اشخاص کو سرجن یا طبیب کی حیثیت سے کام کرنے سے باز رکھ سکے۔

**آڈٹ اور اکاؤنٹس** کی ملازمتوں میں مسلمانوں کو ان کے تناسب کے لحاظ سے چونکہ بہت کم نمائندگی دی گئی ہے۔ اس لئے لاہور کی ایک اطلاع کے مطابق بے مسلم ارکان اسمبلی نے وائسرائے کی خدمت میں ایک عرضداشت پیش کی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ جب تک حکومت کے احکام عملاً بروئے کار نہ لائے جائیں۔ مسلمانوں کی پوزیشن درست نہیں ہو سکتی۔

**بغاوت یونان** کے متعلق مقدونیہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ باغیوں پر سرکاری فوجوں کی زبردست گولہ باری ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں باغیوں نے حکومت کے سامنے ہتھیار ڈال دئے ہیں۔

**قاہرہ** کی ایک اطلاع کے مطابق مصر سے ایک تجارتی وفد اس برطانوی وفد کے جواب میں جو ١٩٣١ء میں مصر آیا تھا۔ مصری مال کی کھپت کا اندازہ لگانے کے لئے وہاں جا رہا ہے۔

**وسطی آسٹریلیا** کے جنگلوں میں سڈنی سے آمدہ اطلاع کے مطابق ابھی تک بیوہ لڑکیاں برسرعام نیلام کی جاتی ہیں جن کو عرب۔ یورپین۔ چینی اور افغان خرید لیتے ہیں۔

**آل انڈیا مسلم کانفرنس** کی مجلس عاملہ کا اجلاس لاہور کی ایک اطلاع کے مطابق ٢٤ مارچ ١٩٣٥ء کو نئی دہلی میں بدیں غرض منعقد ہوگا۔ کہ اس میں انڈیا بل پر بحث کی جائے۔

**کابل** کے اخبار اصلاح نے افغانستان کے ایک گاؤں کی عورت کے متعلق خبر شائع کی ہے۔ کہ وہ دفن کرنے کے تین دن بعد قبر سے زندہ نکالی گئی۔ اس کی زندگی کی اطلاع ایک فاتحہ خوان کو قبر سے آنے والی آواز سے ہوئی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ سکتہ کی حالت میں اسے دفن کیا گیا اور کسی سوراخ کے رستہ جو قبر میں رہ گیا۔ اس کی آواز باہر پہنچ سکی۔

ہوگا۔ قواعد و ضوابط کی کاپیاں اسپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پنجاب لاہور سے ۴ر قیمت پر مل سکتی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ چار خالی اسامیاں کامیاب امیدواروں سے پر کی جائیں گی۔

**نئی دہلی** سے ١٢ مارچ کی اطلاع ہے۔ کہ چونکہ کچھ عرصہ سے خارجی چاولوں کی درآمد کے سبب ہندوستانی بالخصوص مدراسی مزارعین بہت تنگ ہو رہے ہیں۔ اس لئے حکومت ہند کا خیال ہے۔ کہ خارجی چاولوں کے ٹوٹے کی درآمد پر ١٢ ر فی من کے حساب محصول لگا دیا جائے۔

**کونسل آف سٹیٹ** میں ١٢ مارچ کو مسٹر ہیلٹ نے ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ حکومت نے کوئی ایسا دستور العمل وضع نہیں کیا۔ جس سے سلور جوبلی کے موقع پر پنڈت جواہر لال نہرو اور دوسرے سیاسی قیدیوں کی رہائی ظاہر ہوتی ہو۔

**اسمبلی** کے سابق صدر مسٹر شنمکم چیٹی کے متعلق مدراس سے ١٢ مارچ کی اطلاع ہے۔ کہ وہ ریاست کوچین کے دیوان مقرر ہوئے ہیں۔ اس سلسلہ میں ابھی حکومت ہند کی منظوری کا انتظار کیا جا رہا ہے۔

**کیوبا** کے متعلق میامی سے ١٢ مارچ کی اطلاع ہے کہ وہاں سخت بدامنی پھیلی ہوئی ہے۔ اس وقت تک دو سو نفوس موت کے گھاٹ اتارے جا چکے ہیں۔

## صدر مجلس احرار کو ایک اور چیلنج

ہمارا نامہ نگار رہتک سے لکھتا ہے۔ کہ

١١ مارچ مولوی حبیب الرحمٰن صدر مجلس احرار نے مجمع عام میں تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے خلاف جہاں اور کئی غلط بیانیاں کیں۔ وہاں یہ بھی کہا۔ کہ ”احمدی انگریزوں کے جاسوس ہیں۔ حال میں دو سو مرزائیوں کو کسی دوسرے ملک پر چڑھائی کے لئے بھیجا گیا ہے۔“ ہم صدر احرار کو چیلنج دیتے ہیں۔ کہ اگر انہیں راستی سے کچھ بھی پیار ہے۔ تو اپنے اس الزام کو پایہ ثبوت تک پہنچائیں۔ ہم اسے صریح جھوٹ قرار دیتے ہیں۔ اور دعویٰ کے ساتھ کہتے ہیں کہ کوئی ایک احمدی بھی نہ جاسوس بن کر کہیں کے لئے گیا ہے۔ اور نہ ایسی اغراض کے لئے کسی نے کرایہ دیا ہے۔

**لاہور** سے ١٢ مارچ کی اطلاع کے مطابق سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ پنجاب سول سروس (ایگزیکٹو برانچ) میں داخلہ کے لئے ماہ اکتوبر ١٩٣٥ء میں امتحان مقابلہ

**مالاکنڈ** کی تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ فقیر ایپی نے اپنی خصومت آمیز سرگرمیوں کو دوبارہ شروع کر دیا ہے چونکہ انگریزی فوج اس علاقہ سے پسپا بلالی گئی تھی۔ اس لئے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی